غیر مسلم ممالک میں آباد مسلمانوں کے اہم مسائل

چودہواں فقہی سمینار منعقدہ: ۱-۳/ جمادی الاول ۱۴۲۵ھ مطابق ۲۰-۲۲/ جون ۲۰۰۴ء، دارالعلوم سبیل السلام، حیدرآباد

۱- اسلام کا اپنا ایک مستقل نظام حکمرانی ہے۔ لیکن موجودہ عالمی حالات میں دوسرے غیر اسلامی نظامہائے حکومت کے مقابلہ میں مروج جمہوری نظام ہی مسلم اقلیتوں کے لئے قابل ترجیح ہے۔ لہذا اس نظام کے تحت مسلمانوں کا الیکشن میں حصہ لینا، امیدوار بننا، ووٹ دینا اور کسی امیدوار کے لئے انتخابی مہم چلانا جائز ہے۔

۲- مسلمانوں کے ملی اور مذہبی مفادات کا تقاضا ہے کہ وہ ووٹ دینے کا قانونی حق بھرپور طریقہ سے استعمال کریں۔

۳- جن سیاسی جماعتوں نے اعلانیہ، اسلام اور مسلمانوں کی مخالفت کو اپنی جماعت کا مقصد بنالیا ہو، ان میں مسلمانوں کی شمولیت جائز نہیں اور ان کے کسی امیدوار کو ووٹ دینا بھی جائز نہیں ہے، خواہ وہ ذاتی طور پر نیک خصلت ہو۔

۴- جمہوری سیکولر سیاسی پارٹیوں سے ملی مفادات کے تحت معاہدے کئے جاسکتے ہیں۔

۵- ملک اور انسانیت کے نفع اور معاشرہ میں عدل وانصاف اور امن وسلامتی کی فضا قائم کرنے کے لئے غیر مسلموں کے ساتھ مل کر کام کیا جاسکتا ہے اور ان کے اشتراک سے تنظیمیں بھی قائم کی جاسکتی ہیں۔

۶- مسلمانوں کو ایسی جگہ رہائش اختیار کرنی چاہئے جہاں وہ اپنے دین وایمان اور اپنے تشخص کو برقرار رکھ سکیں اور تعلیم وتربیت کا ایسا انتظام کرنا چاہئے جس سے اپنے دینی وملی تشخص کی حفاظت کرسکیں۔

۷- اسلام میں غیر مسلم پڑوسیوں اور اہل تعلق کے بھی حقوق ہیں، اس لئے ان کی بیماری وغم کے موقعوں پر ان کی عیادت وتعزیت کی جائے گی۔

۸- وندے ماترم جیسے گیت میں شرکیہ الفاظ ہیں اور ہندوستان کی سرزمین کو معبود کا درجہ دیئے جانے کا تصور پایا جاتا ہے، اس لئے مسلمانوں کے لئے اس جیسے گیت کا پڑھنا شرعاً حرام ہے۔ اور ان پر اس سے احتراز کرنا لازم ہے۔

۹- اگر غیر اسلامی قانون شہادت یا دوسرے قوانین کی بنیاد پر کسی مسلمان کے حق میں خلاف شرع فیصلے ہوجائیں تو اس کے لئے اس سے استفادہ جائز نہیں ہے۔ یہ سمینار تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ اپنے تنازعات دارالقضاء ہی میں لے جائیں اور وہاں جو فیصلہ ہو اس کو قبول کریں اور اس کے مطابق عمل کریں۔ یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ بعض مقدمات میں مسلمان قاضی کا فیصلہ ہی شرعاً معتبر ہے۔

۱۰- وحدت ادیان کا تصور غیر اسلامی ہے اور کتاب وسنت کی رو سے باطل اور عملی طور پر غیر مفید ہے؛ بلکہ یہ دراصل اسلام کے تشخص کو مٹانے کی ایک گہری سازش اور مسلمانوں کو گمراہی پر ڈالنے کی ایک ناپاک کوشش ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو ایسے فتنہ سے بچنا چاہئے۔

۱۱- اسلام انسانیت کا احترام کرتا ہے، اس لئے مسلمانوں کے لئے حتی المقدور انسانی ہمدردی کی بنیاد پر مظلوم غیر مسلم بھائیوں کی مدد کرنا ان کا اخلاقی اور مذہبی فریضہ ہے۔

۱۲- مسلمانوں کی طرف سے چلائے جانے والے خدمت خلق کے اداروں مثلاً ہاسپیٹل وغیرہ کے ذریعہ بلاتفریق مذہب تمام لوگوں کی خدمت واعانت کرنی چاہئے، یہی انسانی ہمدردی اور اسلامی تعلیمات کا تقاضا ہے؛ البتہ اس کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ زکاۃ کی رقم صرف مستحق مسلمانوں ہی پر خرچ کی جائے۔

۱۳- اسلامی تعلیمات کا تقاضا ہے کہ قدرتی آفات کے موقع پر مسلم تنظیموں کی جانب سے برادران وطن کے ساتھ بھی حسن سلوک کیا جائے اور ان کے ساتھ ہمدردانہ رویہ اختیار کیا جائے۔

☆☆☆